السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جاری پانی کا کیا حکم ہے؟کہ جس کے ساتھ بعض کیمیائی مادے بھی مل جائیں اور کھیتوں کو اس کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے کہ جب کپڑے کو لگ جائے تو کیا کپڑے کو پلید کردیتا ہے؟اور اس سے وضو کرنے کا کیا حکم ہے؟ (فتاویٰ الامارات: 168)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نجس پانی جب بہہ جائے اور اپنی حقیقت سے نکل جائے تو دوسری حقیقت کا حکم اس پہ لاگو ہوتا ہے۔ پانی پلید تب ہوتا ہے کہ جب اس کے اوصاف ثلاثہ ذائقہ رنگ اور بو میں سے کوئی ایک بدل جائے پلیدی کی وجہ سے۔

پاک پانی وہ ہے کہ جس رنگ ذائقہ اور بو تبدیل نہ ہو۔جس طرح کہ حدیث میں ہے:

"اِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ"

''پانی پاک ہے اسے کوئی چیز پلید نہیں کرتی''

اور یہی قلتین والی حدیث کے لیے بھی فیصلہ ہے۔[1]

اگر پانی دو قلوں سے کم ہو اور اس میں نجاست گر جائے اوصاف ثلاثہ میں سے کوئی بھی وصف متغیر نہ ہو تو وہ پانی قاعدے کے مطابق پاک ہے۔

---

[1] قلتین سے مراد یہاں قلعہ حجر حجاز کے مٹکے ہیں جن میں ایک محتاط اندازے کے مطابق 5 من 27 کلو پانی آتا ہے۔ یعنی اتنا پانی ہو تو تھوڑی بہت نجاست اسے نقصان نہیں دیتی جب تک کہ اس کے اوصاف ثلاثہ سے (کچھ بدل نہ جائے۔) (راشد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

طہارت کے مسائل صفحہ: 152

محدث فتویٰ